قسط (۳۲) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

(۱۹۶۵ء کی ڈائری)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب' اہل محلّہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

قاہرہ میں طیارہ کو حادثہ:
حافظ ادریس طورو اور ابوصالح اصلاحی وغیرہ کی شہادت۔

۲۰ رمئی ۱۹۶۵: لندن جانے والے پی آئی اے کے طیارہ کو قاہرہ کے قریب تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ ۱۲۱ افراد شہید ہوئے۔ جنزل ضیاء الدین ۔مولانا حافظ ادریس طورو، ابوصالح اصلاحی ممتاز صحافی اور دیگر سرکردہ اہم شخصیتیں ہلاک۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پاکستان کو عظیم سانحہ کا سامنا کرنا پڑا۔ جہانگیرہ اسٹیشن پر مولوی اشراف الدین کے والد صاحب کو حج سے واپسی پر خوش آمدید کرنے گیا۔ مولانا عبدالحلیم صاحب اوڈیگرام کی زیارت بھی ہوئی' جو حج سے واپس ہوئے تھے۔

۲۰ رمئی: ایکسین مصنف شاہ سے دارالعلوم میں بات چیت ہوئی (افسوس کہ) وہ پرویزی خیالات کا آدمی ہے۔☆ شیخ مصطفیٰ السباعی کے مضمون رحلۃ الی اللہ ورسولہ کا ترجمہ کرتا رہا۔

۲۱رمئی: ملک بھر میں ہوائی حادثہ کے مرحومین کا سوگ۔

☆ والدصاحب کی تقریر جمعہ نوٹ کی۔ ☆ آج شدید بادوباران کا سلسلہ رہا۔

۳۱رمئی: برادرم نثار احمد (ہم زلف) دال ورائس فیکٹری پشاور کی گھر آمد ہوئی۔

حضرت درخواستی سے اٹک میں تفصیلی ملاقات:

جون کے آخری ہفتہ میں کیمبل پور گیا، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب، مولانا قاضی زاہدالحسینی کی دعوت پر تشریف لائے۔ تفصیلی ملاقات ہوئی، رات کو تین گھنٹے تقریر سنی۔ حضرت نے مجلس میں مفتی صاحب (مولانا محمد یوسف بونیری) کی مخالفانہ کتاب پر سخت افسوس ظاہر کیا۔ ہمیں احسن سلوک کی نصیحت کی اور دارالعلوم کی حفاظت کی دعائیں کیں۔ دوسرے دن ریل کار سے واپسی ہوئی۔

خادم خاص حضرت مدنی مولانا قاری اصغرعلی کی رحلت:

کیملپور میں ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ مولانا قاری اصغرعلی صاحب دیوبندی خادم خاص حضرت مدنی قدس سرہ انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۵رجون: دارالعلوم کے سہ ماہی امتحانات شروع ہوئے۔

علامہ بشیر الابراہیمی الجزائری کی وفات:

۶رجون: اخبار نے طلاع دی ہے کہ عالم اسلام کے مجاہد اور الجزائر کے جید عالم علامہ شیخ بشیرالابراہیمی صدر جمعیۃ اسلامی الجزائر انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم ۱۰رذی الحجہ ۱۳۷۵ھ کو والد صاحب کی دعوت پر اکوڑہ خٹک آئے تھے، اور مسجد میں ایک عظیم جلسہ سے خطاب فرمایا تھا ان کے ساتھ دوسرے خطیب شیخ احمد بودہ تھے۔

۷رجون: ماموں زاد عبیدالرحمٰن سکنہ جہانگیرہ کا دوسرا فرزند مطیع الرحمٰن پیدا ہوا۔

۱۱رجون: خطبہ جمعہ والد صاحب نوٹ کیا

مولانا عبیداللہ انور سے اسٹیشن پر ملاقات اور استقبال:

۱۲رجون: مولانا عبیداللہ انور صاحب سے اکوڑہ اسٹیشن پر ملاقات کی آپ پشاور جارہے تھے، انکی معیت میں نوشہرہ تک میں بھی ساتھ گیا پھر چناب سے واپس ہوا، والد صاحب نے بھی اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔

(نوٹ) یاد رہے کہ مولانا عبیداللہ انور صاحب حضرت شیخ الحدیث کے شاگرد تھے لیکن علم اور علماء کی قدر

دانی کے سلسلہ میں وہ عمر اور رشتہ کسی چیز کو درخور اعتنا نہ لاتے۔

مولانا غورغشتوی مدظلہ کی ملاقات:

۱۳ر جون: رفیق احمد صاحب اور سیر ڈھیری جولگرام آئے، ان کے ساتھ کار میں غورغشتی جانا ہوا۔ شیخ الحدیث غورغشتوی مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور ان کی صحت کے بارے میں مختصر گفتگو کی۔ حضرت نے دعائیں دیں، تھوڑی دیر بعد رخصت ہو کر ایک بجے واپس گھر پہونچا۔

☆ شام کو بس سے پشاور جانا ہوا۔ رات دس بجے مسجد قاسم علی خان گیا۔ مولانا عبیداللہ انور سے ملاقات کی، رات ان کے ساتھ اکٹھے رہے، مولانا نے گیارہ بجے درس قرآن کا افتتاح کیا۔

۱۴ر جون: صبح دعوت چائے میں مولانا عبیداللہ انور کے ساتھ پشاور کے محمد یونس صاحب کے ہاں شریک ہوا۔ ایک بجے قاری سعید الرحمٰن اپنے احباب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کوہ نور ملز راولپنڈی ومشتاق صاحب عثمانیہ یونیورسٹی کے ساتھ آئے۔ ان کے ساتھ کار میں یونیورسٹی جانا ہوا۔ موخرالذکر کے داخلہ کے سلسلہ میں میجر جنرل اکرم صاحب سے ملاقات کی پھر مختلف عمارتوں کی سیر کی، ۳ بجے وہاں سے ورسک جانا ہوا۔ ورسک کالونی میں سکوارڈن کمانڈر ایم اے آصف صاحب کے ہاں دو گھنٹے ٹھہرے، انہوں نے چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ وہاں سے پشاور ہوتے ہوئے ۹ بجے رات گھر واپس ہوئے۔ لیڈی ریڈنگ میں نوروز خان کی عیادت بھی کی۔

۲۴ر جون: بعد از عصر تورڈھیر ایک تبلیغی جلسہ میں جانا ہوا، رات کو روح کے تزکیہ اور جسم کے ساتھ ساتھ روح کی طرف توجہ دینے کے موضوع پر تقریر ہوئی۔

۲۵ر جون: صبح میاں عبدالرشید صاحب کے ہاں ان کے والد صاحب جناب صوفی میاں عبدالقدیر صاحب متوفی پھیلی بھت (انڈیا) کی تعزیت کی۔ تورڈھیر سے نو بجے واپس ہوئے۔

مولانا عبداللہ کاکاخیل کی مدینہ شریف سے واپسی اور ان کے ہمراہ اسلام آباد تا پشاور اولین ہوائی سفر:

۲۶ر جون: راولپنڈی سے برادرم سعید نے خط کے ذریعہ برادرم عبداللہ کاکاخیل کے کراچی پہنچنے اور بروز اتوار راولپنڈی بذریعہ طیارہ پہنچنے کی اطلاع دی۔ اس کے ساتھ ہی برادرم عبداللہ کا خط بھی مدینہ سے موصول ہوا۔ استقبال کیلئے میں اور مولانا شیر علی شاہ راولپنڈی روانہ ہوئے۔ ۶ بجے پہنچے۔ رات اسلام آباد ٹھہرا، صبح فاروقی صاحب کے ساتھ میں واپس ہوا۔

۲۷رجون: ساڑھے آٹھ بجے چکلالہ ہوائی اڈہ پہنچے۔ ۸:۵۵ پر جہاز پہنچا۔ برادرم عبداللہ سے ملاقات ہوئی۔ ارادہ ہمارا بھی ساتھ پشاور تک سفر کا تھا، میں اور دونوں ساتھی ساڑھے نو بجے جہاز میں سوار ہوئے یہ طیارہ بہت بڑا وسیع اور شاندار تھا' زندگی میں پہلی بار مجھے ہوائی سفر کا اتفاق ہوا۔ الحمدللہ کچھ گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ ۲۵ منٹ بعد جہاز پشاور اترا۔ ہوائی اڈہ سے کار میں بس تک آئے۔ اور دو بجے عبداللہ کو زیارت رخصت کر کے اکوڑہ واپس ہوئے۔

شام کو پشاور سے حاجی نور محمد (برادر نسبتی سالہ) کی چھوٹی بچی کے فوت ہونے کا فون پر بتایا گیا۔ والد صاحب کے ہمراہ برائے تعزیت گئے۔

۲۸رجون: صبح چناب سے بچوں کے ساتھ برائے تعزیت پشاور جانا پڑا۔ واپسی پھر شام کو چناب سے ہوئی۔ بعد از شام بحمد للہ گھر پہنچا۔

☆ جہانگیر آباد میں محمد لطیف ولد محمد ادریس مرحوم (والد ماجد کے خالہ زاد بھائی) کی شادی میں اکثر عزیزوں نے شرکت کی۔ گھر سے محمود الحق، انوارالحق اور چچا (نور الحق صاحب) کے گھر سے سب افراد نے شرکت کی۔

اجلاس مرکزی شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت:

۹رجولائی: پشاور سے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی مجلس شوریٰ میں شرکت کے لئے بذریعہ چناب سرگودھا روانگی کی۔

۱۰رجولائی: صبح ساڑھے نو بجے سرگودھا پہنچا۔ مدرسہ جامع مسجد ہوتے ہوئے مقام انبالہ مسلم ہائی سکول گیا۔ اکثر اکابر جمعیۃ موجود تھے۔ میٹنگ میں جمعیۃ کی توسیع واصلاح، عائلی قوانین اور خارجی پالیسی وغیرہ امور پر بحث رہی۔ شام کو حکیم عبدالرزاق سے ملا۔ رات کو حکیم صاحب کی دعوت میں شرکت کی۔

بعد از عشاء مفتی محمود صاحب کی معیت میں قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا درخواستی صاحب کی تقاریر سنیں۔ سیرت کانفرنس کمیٹی باغ میں شرکت کی۔

۱۱رجولائی: صبح سات بجے پسنجر سے لالہ موسیٰ اور لالہ موسیٰ سے عوامی ایکسپریس کے ذریعہ پنڈی واپسی کی۔ رات پنڈی میں ٹھہرا مرکزی جامع مسجد حنفیہ میں قاضی فیض الحسن کی تقریر کچھ دیر تک سننے کا موقع ملا۔ مولانا قاری محمد امین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔

۲۴رجولائی: برادرم عبداللہ کے ساتھ جہانگیرہ مولانا لطف اللہ تلمیذ (حضرت مولانا انور شاہ کشمیری)

سے ملنے گیا، بعد از عصر واپس ہوئے۔ بعد از ظہر پنڈی سے برادرم سعید الرحمٰن مولانا طاسین صاحب ناظم مجلس علمی کراچی اور مولانا ابراہیم محمد میاں جوہانسبرگ (افریقہ والے) سوات جاتے ہوئے دارالعلوم تشریف لائے۔

والد ماجد کے مساعی سے ختنہ کے موقع پر رسوم ختم کرنے کی تحریک:

۲۵/جولائی: بعد از ظہر والد صاحب کی معیت میں کار سے یار حسین جانا ہوا۔ مردان میں عصر کی نماز پڑھی۔ شام کو یار حسین پہنچے۔ رات کو مولانا عبدالحنان میاں صاحب فاضل حقانیہ کے برخوردار کے ختنہ کی تقریب میں والد صاحب نے وعظ و نصیحت کی۔ جس میں رسوم ورواج سے اجتناب اور شادی وغمی میں بدعات سے احتراز پر زور دیا۔ بالخصوص ختنہ میں جسے پشتو میں سنت کہا جاتا ہے، کے موقع پر رنگ رلیاں اور دھوم دھڑکوں کو سخت قابل ملامت قرار دیا اور فرمایا کہ سنت کا اطلاق ایسے فواحش پر ہونا قابل صد افسوس ہے کہا کہ اگر کوئی غیر مسلم یہودی سکھ ہندو آپ سے پوچھے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے تو آپ اسے جواب میں سنت کہیں گے۔

صبح بعد از نماز فجر محلّہ کے اکثر لوگوں نے مسجد میں اپنے بچوں کو ختنہ کرایا۔ تقریباً ۶۰۔۷۰ بچوں کے ختنے ہوئے۔ احیاء سنت کا عجیب نظارہ تھا۔ سوا نو بجے یار حسین سے واپس ہوئے۔

۳۱ جولائی: الذهاب الى الكلية الاسلامية للقاء الشيخ محمد اشرف ولكن مازرته لسفره الى رائے ونڈ

حضرت والد ماجد کا سفر کراچی اور مجلس دعوت واصلاح کا قیام:

۲۴۔اگست کو شیخ الحدیث صاحب کراچی پہنچے۔ جہاں بہت سارے شاگردوں اور احباب وغیرہ نے سٹیشن پر استقبال کیا۔

۲۵۔۲۶/اگست کو کراچی میں پاکستان کے ممتاز اور مشاہیر علماء کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ ۲۵۔۲۶ اگست کو میٹنگ میں شمولیت فرمائی۔

۲۷ اگست: بروز جمعہ نماز جمعہ سے قبل حضرت مولانا بنوری مدظلہ کی خواہش پر جامع مسجد نیوٹاؤن میں خطاب فرمایا۔ بعد از جمعہ حاجی فرید الدین کی طرف سے منعقدہ ایک تعزیتی تقریب میں شرکت اور تقریر فرمائی۔

اس میٹنگ میں ایک تنظیم بنانے کا فیصلہ ہوا جو مختلف مکاتب فکر کے علماء کو منظم کرے گی تاکہ اسلامی

تعلیمات کی تشہیر کے لئے پوری طرح جدوجہد اوران غیراسلامی اور یورپی اثرات کا خاتمہ کیا جاسکے جو معاشرے میں سرایت کرگئے ہیں۔ اس کے علاوہ عصر حاضر کے ان متجددین کی محرّ فانہ اورلا دینی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کرے گی جو اسلامی تحقیق و ریسرچ کے نام پر اسلام کے قطعی اور واجب التسلیم مسائل کی غلط تعبیر وتشریح اورمن مانی تاویلات وتعبیرات سے مسلمانوں کی دینی اقدار سے گمراہی اور ملت کے انتشار کے ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس تنظیم کا نام مجلس دعوت و اصلاح ہوگا۔ یہ خالص اصلاحی علمی اورتبلیغی تنظیم ہوگی جس کے صدر مولانا مفتی محمد شفیع اورناظم مولانا یوسف بنوری مقرر ہوئے اورسات افراد پر مشتمل ایک مجلس عاملہ مقرر کی گئی ۔جس میں صدر اور ناظم مجلس کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ بھی شامل ہیں۔

۲۹ اگست: ۲۹ اگست کو بخیر وعافیت دارالعلوم واپس پہنچے۔

۳۱ اگست: رات کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے مدرسہ حنفیہ عثمانیہ (محلّہ ورکشاپی) راولپنڈی کے سالانہ جلسہ دستار بندی کی صدارت فرمائی۔جس میں مولانا احتشام الحق تھانوی نے بھی شرکت فرمائی۔

یکم ستمبر: رات کو نوشہرہ کے جلسہ سیرت میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے خطاب کے بعد آپ نے جہاد پر مختصر خطاب فرمایا اور مجاہدین کشمیر وافواج پاکستان کی کامیابی کیلئے دعا کی۔

مولانا احتشام الحق تھانوی کی دارالعلوم آمد:

یکم ستمبر بمطابق ۴؍ جمادی الاولی کو حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کی دارالعلوم حقانیہ میں آمد ہوئی۔ دارالعلوم سے باہر حضرت والد صاحب ،اساتذہ اراکین مدرسہ اورطلبہ نے ان کا خیرمقدم کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم کے دارالحدیث میں ایک مختصر استقبالیہ تقریب میں ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔حضرت مولانا تھانوی نے دارالعلوم کے مختلف شعبوں مثلاً دارالتدریس، دفتر، کتب خانہ، دارالاقامہ، جامع مسجد، مطبخ وغیرہ کا معائنہ فرما کر از حد مسرت کا اظہار فرمایا۔

شیخ الحدیث کا جہاد ۶۵ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب اورطلبہ دارالعلوم کا جوش وخروش

۴ ستمبر: بعداز نمازعشاء جامع مسجد اکوڑہ خٹک میں جہاد کشمیر کے بارہ میں ٹاؤن کمیٹی کے زیراہتمام ایک عظیم جلسہ زیرصدارت حضرت شیخ الحدیث صاحب منعقد ہوا۔جس میں انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں مسئلہ جہاد کی اہمیت اورضرورت پر مدلل تقریر کی جلسہ میں پاکستانی افواج اورمجاہدین کے ساتھ ہر

قسم کی مالی اور جانی امداد کی پیشکش کی گئی۔ مجاہد فورس کیلئے دار العلوم حقانیہ کے طلباء نے بڑھ چڑھ کر اپنا نام پیش کیا اور جہاد فنڈ میں مالی امداد دینے میں بھی طلبہ نے بڑے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔

مولانا شیر علی شاہ، جناب غلام علی شاہ اور میر حسن شاہ نے بھی اس موقع پر تقاریر کیں۔

☆ نوشہرہ کاتب سے ملنے گیا بسلسلہ الحق

۶ ستمبر: لاہور کے گرد ونواح پر بھارتی طیاروں کا حملہ۔ جنگ زوروں پر شروع ہوگئی۔ دوٹرینوں پر بھی بھارتی فضائیہ نے حملہ کیا۔

۷ ستمبر: راولپنڈی۔ سرگودھا۔ کراچی۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام وغیرہ پر بھارتی فضائیہ کے حملے پاکستان نے جوابی حملے بھارت کے کئی علاقوں پر کئے۔

جمعہ ۱۰۔ ستمبر: والد صاحب کی جہاد پر تقریر۔ جنگ زوروں پر ہے۔ اللھم انصر الاسلام والمسلمین نصر من اللہ وفتح قریب۔

۲۳ ستمبر: پشاور بسلسلہ طباعت الحق جانا ہوا۔

۲۵ ستمبر: الحق کا پہلا شمارہ بفضل حق تعالیٰ شائع ہوگیا۔ وللہ الحمد اللھم انا نسئلک القبول والخلوص

حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس، بجٹ، تعلیمی کارکردگی اور آئندہ کے عزائم:

۳۔ اکتوبر: دار العلوم کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس (درباره منظوری سالانہ میزانیہ) ۳۔ اکتوبر بروز اتوار کو دار الحدیث میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی (راولپنڈی) نے فرمائی۔ مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد ورکشاپی (راولپنڈی) کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے دار العلوم کے مختلف شعبوں کی سالانہ کارگزاری اور حسابات آمد وخرچ پر مشتمل رپورٹ ارکان شوریٰ کے سامنے پیش کی اور سال گزشتہ کے میزانیہ کی تفصیلات اور اس کی روشنی میں سال رواں ۸۵ھ کیلئے ایک لاکھ اٹھارہ ہزار دوسو پچاسی روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ پچھلے سال ۸۴ھ میں دار العلوم کو مختلف مدات سے ایک لاکھ پچیس ہزار سات سواڑسٹھ روپے چوہتر پیسے کی آمدنی ہوئی اور بانوے ہزار دوسو روپے نوے پیسے تعلیمی شعبہ اور چھبیس ہزار تین سو بانوے روپے بیالیس پیسے تعمیری شعبہ (فرش مسجد۔ دار الاقامۃ دار المدرسین وغیرہ) پر خرچ ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ۳۰ ذی الحجہ ۸۴ کو دار العلوم کی تحویل میں موجودہ رقم کی رو سے منظور شدہ نئے بجٹ میں ترتالیس ہزار دوسو

انتیس روپے ننانوے پیسے کا خسارہ رہے گا۔ (حضرت شیخ الحدیث نے بجٹ کی ایک ایک مد کے اخراجات کی کمی وبیشی واضح کی اور تفصیلی حسابات کو پیش کیا۔) تعلیمی شعبہ کی کارگزاری پیش کرتے ہوئے حضرت مہتمم صاحب نے واضح کیا کہ پچھلے سال شعبہ پرائمری مدرسہ تعلیم القرآن میں پانچویں کلاس کا اضافہ کیا گیا۔ اور آئندہ ان شاء اللہ ہر سال اس میں ایک جماعت کا اضافہ ہوتا رہے گا تاکہ قوم کے بچے ہائی تک عصری تعلیم کے ساتھ کافی حد تک دینی علوم سے آراستہ ہوسکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس شعبہ کی چار کلاسیں جو چھ سیکشنوں پر مشتمل ہیں نئی عمارت میں منتقل ہو چکی ہیں۔ اور بقیہ دو کلاسیں اول و ادنیٰ کے لئے نئی عمارت میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مستقل عمارت کا انتظام کیا جارہا ہے۔ شعبہ عربی دارالعلوم میں ۳۸۹ طلبہ داخل ہوئے اور ۲۶۹ سالانہ امتحانات میں شریک ہوئے۔ جن میں ستر طلبہ نے وفاق المدارس کی زیرنگرانی سالانہ امتحانات دے کر مجموعی لحاظ سے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اس کے علاوہ شعبہ قرات وارد و خط و کتابت میں بھی کافی طلبہ شریک ہوئے۔ آئندہ ضروریات اور منصوبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس وقت مسجد اور دارالاقامہ کی تکمیل اور مدرسہ تعلیم القرآن کی عمارت میں توسیع وغیرہ کی اہم ضروریات درپیش ہیں جن پر لاکھوں روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔ جس کیلئے حضرت مہتمم صاحب نے اراکین اور دیگر معاونین کی توجہ دلائی۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد اراکین نے حسابات آمد و خرچ اور دارالعلوم کے مختلف شعبوں کی رفتار ترقی پر مسرت واطمینان کا اظہار کیا۔ غور و خوض کے بعد اور اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر بامید آمدنی نئے میزانیہ کی منظوری دی۔ حضرت مہتمم نے بجٹ کے آخر میں دارالعلوم سے علمی مجلّہ ماہنامہ ''الحق'' کے اجراء کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ مجلس شوریٰ نے اجراء رسالہ کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ ملک کے ہنگامی حالات کی وجہ سے مجلس شوری نے دارالعلوم کے اجلاس دستار بندی جس کیلئے ۲۳۔۲۴ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئیں تھیں کے التوا کا فیصلہ کیا۔ مجلس شوریٰ نے پاکستان کی مجاہد افواج اور اولوالعزم مجاہدین کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور ملک وملت کی راہ میں قربانی دینے والے شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی۔

مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں: مولانا عبدالحنان ہزاروی، راولپنڈی۔ مولانا مسرت شاہ کاکا خیل، مولانا عبدالحنان، جہانگیرہ۔ مولانا قاری محمد امین، راولپنڈی۔ الحاج میاں محمد اکرم شاہ کاکا خیل، الحاج میاں غلام سرور شاہ کاکا خیل، جناب شیر افضل خان، بدرشی۔ جناب الحاج محمد اعظم خان، اکوڑہ۔ جناب خان محمد اسلم خان، آدمزئی۔ جناب الحاج عطا محمد خان، پشاور۔

جناب میاں میر احد گل ،چشتی۔ جناب غوث محمد خان ،آدمزئی۔ جناب الحاج عبدالعزیز ،رائل ہوٹل مردان۔ مولانا حکیم جمیل احمد ،مردان۔ جناب سید یعقوب شاہ بادشاہ،مردان۔ جناب الحاج سیف الرحمٰن، جہانگیرہ۔ جناب مولانا شاہ سید،زڑہ میانہ۔ جناب الحاج ڈاکٹر صاحب شاہ،تورڈھیر۔ جناب سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی،اکوڑہ۔ جناب مستقر صاحب،پبی۔ جناب حکیم رفیع الدین،نوشہرہ۔ مولانا مصطفیٰ، مانکی۔ مقامی مجلس منتظمہ۔

وفاق کا اجلاس عہدیداروں کا انتخاب،والد صاحب کا نائب صدر منتخب ہونا:

۸۔اکتوبر: حضرت والد صاحب مدظلہ بروز جمعہ ۸۔اکتوبر ملتان تشریف لے گئے جہاں آپ نے بروز ہفتہ وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ اور بروز اتوار مجلس شوریٰ کے جلسوں میں شمولیت کی اور ۱۱۔اکتوبر کو واپس تشریف لائے۔ ان جلسوں میں ملک بھر کے مدارس عربیہ کے ممتاز علماء نے شرکت کی۔ مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کی مجالس میں مدارس عربیہ کی تنظیم وفاق المدارس کے استحکام اور اسے مزید جاندار اور منظم بنانے کے لئے مفید تجاویز زیرغور لائی گئیں اور مدارس عربیہ کا تعلیمی و انتظامی معیار اور طلبہ کی علمی صلاحیت و استعداد بڑھانے کے بارے میں غوروخوض کیا گیا۔ نیز آئندہ تین سال کیلئے وفاق المدارس کے لئے حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر: حضرت مولانا خیر محمد صاحب' خیرالمدارس ملتان۔ نائب صدر: حضرت مولانا عبدالحق صاحب، دارالعلوم حقانیہ۔ نائب صدر: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، نیو ٹاؤن کراچی ۔ جنرل سیکرٹری: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، قاسم العلوم ملتان۔ ناظم: حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب، منٹگمری۔

۲۴۔اکتوبر: پشاور بغرض شرکت میٹنگ عمومی جمعیۃ علماء اسلام جانا ہوا۔

مکتوب مدینہ،سعودی عرب بھر میں پاکستانی کی کامیابی کے لئے دعائیں:

مولانا عبداللہ کاکاخیل کا خط ملا جوالحق شمارہ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء میں شامل کیا گیا (جوکہ نذر قارئین ہے)

......اسی مناسبت سے ہندو پاکستان کی لڑائی کے بارے میں یہاں کے عوام کے تاثرات کا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ پاکستان پر ہندوستان کے وحشیانہ حملے کے بعد اب یہاں کے لوگوں میں ہندوستان کے خلاف انتہائی غم و غصہ اور شدید نفرت کے جذبات پائے جارہے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ان کی ہمدردیوں میں اوراضافہ ہوگیا ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور ملک کی دوسری تمام مساجد میں پاکستان کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا سلسلہ اب تک

جاری ہے۔ ملک کے طول وعرض میں پاکستان کی امداد کے لئے عوام چندے اکٹھے کررہے ہیں، جس میں تاجر، صنعکار اور ملازم پیشہ غرض یہ کہ ہر طبقہ کے لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ملک کے مختلف شہروں میں کرکٹ اور فٹ بال وغیرہ کے کھیل بھی کھیلے گئے ہیں۔ ان میچوں میں حاصل شدہ رقم پاکستان کو دی جائے گی۔ خلاصہ یہ کہ یہاں کے عوام میں اتنا ہی جوش وخروش پایا جاتا ہے، جو کہ ہم اپنے ہاں کے عوام میں دیکھ کر آئے ہیں۔

یہاں کے اخبارات نے پاکستانی فوج کی خوب تعریفیں کی ہیں۔ یہاں کے ایک روزنامہ ''عکاظ'' نے لکھا ہے کہ دنیا بھر کے مبصرین اس پر ناطق ہیں کہ پاکستان کی فضائیہ ہندوستان کی فضائیہ سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

پاکستان کی نمایاں فتح اور ہندوستان کی فاش شکستوں کا راز پوری دنیا پر فاش ہو چکا ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جامعہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، ایشیا، افریقہ اور یورپ کے پچاس سے زائد ملکوں کے طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ یہ طالب علم چھٹیاں اپنے ملکوں میں گزارنے کے بعد اب واپس جامعہ پہنچ رہے ہیں، ان میں سے ہر ایک طالب علم پہلی ہی ملاقات میں سب سے پہلے ہمیں پاکستان کی حیرت انگیز فتحیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہندوستان اپنے ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ دنیا کے سامنے جو اپنی شکستوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا رہا ہے، وہ اس میں ذرا برابر بھی کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔

مدینہ یونیورسٹی کے فضلاء کو دعوت وتبلیغ کے لئے افریقہ بھیجنا:

جامعہ کے حالات بدستور ہیں، گزشتہ سال جو طالب علم جامعہ سے فراغت حاصل کر چکے ہیں، ان میں سے بیشتر کو افریقہ اور بعض دوسرے ممالک میں دعوت وتبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے، یہ طالب علم وہاں مستقل طور پر کام کریں گے۔ اور سعودی حکومت ان کو تنخواہیں دے گی۔ ویسے جامعہ کے چند اساتذہ پر مشتمل ایک وفد بھی چند ماہ کے لئے افریقہ کے بعض ممالک کے دورہ پر گیا ہوا ہے، یہ اساتذہ عنقریب واپس پہنچنے والے ہیں۔

مولانا عباسی کی الحق کو دعائیں:

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ، اور دوسرے اصحاب کیلئے آپ نے ''الحق'' کے جو پرچے دیئے تھے، وہ میں نے پہنچادئے ہیں۔ مولانا نے خوشی کا اظہار اور دعائیں فرمائیں، آپ سب

حضرات کی خیریت کے بارے میں دریافت فرمایا، میں نے آپ حضرات کا سلام پیش کیا، انہوں نے بھی جواباً سلام لکھنے کیلئے فرمایا۔

مولانا بدر عالم میرٹھی کی علالت:

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مدظلہ، آج کل بہت زیادہ علیل ہیں، بہت صدمہ ہوا۔ بات کرنے کی طاقت بھی اب ان میں باقی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عاجلہ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ امین

۲۷۔ اکتوبر: نوشہرہ بسلسلہ کتابت الحق گیا۔

۲۹۔ اکتوبر: پشاور جانا ہوا برائے طباعت الحق شمارہ ۳۔

☆ مولانا نصیر الدین غورغشتی کی زیارت کیلئے سفر۔

۳۰۔ اکتوبر: بعد از نماز مغرب جناب رفیق احمد صاحب اور سیر جناب یعقوب جان بنوری صاحب کے ہمراہ بذریعہ کار غورغشتوی بغرض زیارت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ گئے۔ عشاء کا کھانا ہٹیاں میں کھایا۔ عشاء کی نماز کے لئے حضرت کے ہاں پہونچے۔ بعد از نماز مجلس رہی، صبح بعد از نماز فجر مولانا مدظلہ سے دعا اور رخصت سے لے کر واپس ہوئے۔

۳۱۔ اکتوبر: پارلیمنٹ برطانیہ کا سزائے قتل کے بدلے قتل کی سزا کی منسوخی کے بل پر الحق میں مختصر شذرہ لکھنا ہے